بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰٓی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۳ امان ۱۳۴۴ ہش ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ ۲۳ مارچ ۱۹۶۵ء | نمبر ۶۶

پاکستان کے قیام پر بارگاہِ ربّ العزت میں سجدۂ شکر

میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں کہ لاکھوں مسلمانوں نے بے گھر ہو کر محمد رسول اللہ کیلئے ایک گھر پیدا کر دیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک بصیرت افروز تقریر

دسمبر ۱۹۴۷ء میں پاکستان میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا تھا۔ اس جلسہ میں ۲۸ دسمبر کو حضور نے قیام پاکستان پر جن الفاظ میں اپنے جذبات مسرت کا اظہار فرمایا۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو پاکستان کی شکل میں ایک نئی اسلامی مملکت کے قیام پر کس قدر خوشی ہوئی۔ آج جبکہ یوم پاکستان کی تقریب ملک کے تمام اکناف واطراف میں بڑے اہتمام کے ساتھ منائی جا رہی ہے۔ حضور کی اس تقریر کا ایک ملخص ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا :-

"پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا اس لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سانس لینے کا موقعہ میسر آ گیا ہے اور وہ آزادی کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اب ان کے سامنے ترقی کے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں کہ اگر وہ ان کو اختیار کریں تو دنیا کی کوئی قوم ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتی اور پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے .....

مَیں جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے نقطۂ نگاہ کو بدلیں۔ وہ زمانہ گیا جب ایک غیر قوم ان پر حکمران تھی اور وہ محکوم سمجھے جاتے تھے۔ مَیں تو اس زمانہ میں بھی اپنے آپ کو غلام نہیں سمجھتا تھا لیکن چونکہ ایک غیر قوم ہم پر حکمران تھی۔ کبھی کبھی خواہش پیدا ہوتی کہ ہندوستان کو چھوڑیں اور کسی اسلامی ملک میں جا کر رہنا شروع کر دیں۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم دور کسی اسلامی ملک مثلاً عرب یا حجاز میں جاتے اس نے ہمیں وہ ملک دے دیا جو عمل کرے یا نہ کرے کہلاتا خدا کا ہے کہلاتا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں یہ ہمارے لئے بہت بڑی خوشی کا مقام ہے کہ چاہے اس نے ایک چھوٹی چیز دے دی مگر اپنی تو دے دی۔ یہاں کوئی میری مانے یا نہ مانے سنے یا نہ سنے، جب مَیں یہ کہوں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کہتے ہیں تو کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا میرے ساتھ کیا تعلق ہے کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر ایک حکومت قائم ہو گئی ہے۔ پس اس تصور سے میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ مَیں ان غموں کو بھول جاتا ہوں جو ہندوستان میں ہمیں پیش آئے اس لئے کہ میرا مکان گو میرے ہاتھ سے جاتا رہا مگر میرے آقا کو ایک مکان مل گیا۔ یہ درست ہے کہ چالیس لاکھ مسلمانوں کے مکان ان کے ہاتھ سے جاتے رہے۔ وہ گھروں سے بے گھر ہو گئے وہ جائدادوں سے بے دخل ہو گئے۔ مگر ایک جگہ ایسی ضرور پیدا ہو گئی ہے جس کے متعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ میری جگہ ہے، اور یہ خوشی ہماری اپنی جائدادوں کے کھوئے جانے سے بہت زیادہ ہے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۲ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل پانچ بجے شام حضور کو بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ اور نزلہ اور حرارت بھی ہو گئی۔ رات نیند دیر سے آئی۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں :-

اخبار احمدیہ

— • اہل ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۵ء کو ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب حسب ذیل پروگرام کے مطابق منائی جائے گی۔

۱۔ تمام مساجد میں بوقت نماز فجر پاکستان کے استحکام وسالمیت کے لئے دعا کی جائیگی

۲۔ سرکاری دفاتر پر لوائے پاکستان لہرایا جائے گا۔

۳۔ رات کو سرکاری وغیر سرکاری عمارات پر چراغاں کیا جائے گا۔ اور حسب معمول گول بازار اور غلہ منڈی کی دوکانیں سجائی جائیں گی۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

— • جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلہ جات انگریزی، اردو اور عربی میں بالترتیب مورخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ مارچ منعقد ہو رہے ہیں۔ آخری روز مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر انعامات تقسیم فرمائیں گے یہ مقابلہ جات مقررہ تاریخوں پر روزانہ ۵ بجے شام جامعہ ہال میں منعقد ہوں گے۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(نائب الرئیس للجمعیۃ العلمیۃ)

— • ربوہ — مورخہ ۱۸ اور ۱۹ مارچ ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب اللہ تعالیٰ نے مکرم شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت وعافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ اور اسے نیک، صالح اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

— • یوم پاکستان کی تقریب کے موقعہ پر مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۵ء کو الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۲۴ مارچ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں :-

(مینیجر الفضل ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ مارچ ۶۵ء

پاکستان پائندہ باد

۲۳ مارچ کو یوم پاکستان منایا جا رہا ہے۔ ذیل میں ہم بھارت کے متعلق ایک خبر نقل کرتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ ہم اہل پاکستان اس سے موازنہ کر کے دیکھیں۔ کہ بھارت کے لوگوں اور پاکستان کے لوگوں میں کیا فرق ہے۔ اگر ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ تمام باتیں جو بھارت کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ پاکستان پر بھی صادق آتی ہیں تو یہ ہمارے لئے بھی ویسا ہی ایک لمحہ فکریہ پیش کرتی ہیں جس طرح بھارت باسیوں کے لئے کرتی ہیں۔ ملاحظہ ہو:۔

"جناب سری پرکاش نے اپنی تقریب گورکھپور یونیورسٹی کانووکیشن (جلسہ تقسیم اسناد) میں فرمایا ہے۔ کہ

"بہت زیادہ تشویش کے قابل یہ صورت حال ہے کہ ملک میں حب وطن کی نہایت درجہ کمی ہے اور جمہوریت کی سچی روح ابھی ہم میں پیدا ہی نہیں ہو سکی ہے۔ ملک میں دور دورہ بھوک اور بے اطمینانی کا ہے۔ اور جب ملک میں چور اور ڈاکو آزادی سے گھوم رہے ہوں تو لوگ کسی بھی ایسے حکمران کی اطاعت قبول کر سکتے ہیں۔ جو امن و امان قائم کر سکے..... جاپان اور جرمنی کی مثالیں سامنے رکھئے۔ ان دونوں نے ۲۰ برس کے اندر اس لئے حیرت انگیز ترقی کر لی۔ کہ وہ سچی حب الوطنی کے حامل ہیں۔ اُن کے ہاں نہ تو طلبہ کے ہنگامے ہیں اور نہ مزدوروں کی ہڑتالیں ہیں۔ اور نہ آبادی کے کسی حصہ کی وفاداری مشکوک سمجھی جاتی ہے۔ وہاں کے لوگ قوم کی تعمیر میں مصروف ہیں۔ اس کے برعکس ہم اپنی آزادی کے جو ۱۸ برس صرف لڑتے ہی رہے ہیں۔"

(صدق جدید ۱۹ فروری ۱۹۶۵ء ص ۳)

اس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ بھارت میں حب وطن کی بہت کمی ہے اور جمہوریت کی سچی روح ہم میں پیدا ہی نہیں ہو سکی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہی حالت ہمارے عزیز وطن پاکستان کی ہے۔ بلکہ کہنا چاہیئے کہ بھارت سے بھی کہیں زیادہ۔ باقی رہی یہ بات کہ ان دونوں ملکوں میں چور اور ڈاکو آزادی سے گھومتے ہیں۔ یہ بھی صحیح ہے مگر چور ڈاکو تو ہر ملک میں ہوتے ہیں۔ کسی میں کم کسی میں زیادہ۔ جرائم پیشہ ذہنیت ہر قوم اور ہر ملک میں موجود ہے۔ تاہم اس کا علاج بھی اسی وقت ہو سکتا ہے جب کسی ملک کے عوام محب وطن ہوں اور ان میں جمہوریت کی سچی روح کام کرنے لگے۔ حب وطن اور جمہوریت کی نعرہ بازی جو محض اپنے وقتی مفاد کے پیش نظر کی جاتی ہے وہ الگ چیز ہے۔

ہمارے ملک پاکستان میں بلاشبہ جمہوریت کا بہت چرچا ہے مگر سالوں تک عوام کی تعلیم و تربیت اس نہج سے نہیں ہو سکی کہ عوام کے دلوں میں جمہوریت کی سچی محبت پیدا ہو جاتی۔ بے شک موجودہ حکومت سے پہلے اکثر بے احتیاط اور خود غرض لیڈروں نے جمہوریت کی صحیح روح ملک میں بیدار ہونے نہیں دی۔ مگر اس کی تمام تر ذمہ داری ان لیڈروں پر بھی نہیں ڈالی جا سکتی۔ ملک میں حکومت کے ایسے نقادین بھی موجود رہے ہیں جن کی غرض پاکستان کے استحکام کو نظر انداز کر کے صرف اپنی بات منوانے کی اُپچ رہی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ کسی حکومت کو اطمینان سے کام کرنے کا موقع ہی نہیں دیا گیا۔

بے شک اس کی بہت سی ذمہ داری ان لوگوں پر آتی ہے جو برسر اقتدار آنے کی کشمکش سے ملک میں اضطراب و بے اطمینانی کا باعث ہوتے رہے ہیں۔ مگر جو لوگ اس زمرہ میں نہیں آ سکتے تھے انہی میں سے بعض ایسے خود ساختہ لیڈر بھی ہیں جو حکومت کے ہر کام میں کیڑے نکالنے ہی کو اپنا سب سے بڑا مقصد بناتے رہے ہیں۔ اور اگر حکومت سے اچھا کام ہوا بھی ہے تو اس کو یا تو نظر انداز کیا گیا اور یا اس میں بھی ایسا پہلو پیدا کرنے کی کوشش کی گئی جس سے عوام کو حکومت سے بد دل کیا جا سکے۔

ایسے طالع آزما ہر ملک میں ہوتے ہیں مگر جن ملکوں میں جمہوریت ایک حد تک کامیاب ہے وہاں ایسے لوگ زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ مگر ایک جدید ملک میں جہاں پہلی دفعہ آزادی کے سورج نے طلوع کیا ہو۔ ایسے لوگ سخت ضرر رساں ثابت ہوتے ہیں۔

اس ضمن میں ایک موٹی مثال لے لیجئے۔ بھارت نے اپنا دستور تھوڑے عرصہ میں بنا لیا تھا اور اس پر عمل پیرا ہو گیا تھا۔ لیکن پاکستان میں یاروں نے اونٹ کو کسی کروٹ بیٹھنے ہی نہیں دیا۔ جب کبھی کوئی دستور وضع کیا گیا ان لوگوں کی طرف سے اس پر حملے شروع ہو گئے یہاں تک کہ دستور بنانے والوں کے حوصلے ہی ٹوٹ ٹوٹ جاتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ موجودہ دستور سے پہلے تک ہمارا ملک فی الواقعہ بے دستور ہی کام چلاتا رہا۔ مطلب یہ ہے کہ صرف ۱۹۳۵ء کے دستور کے گرد ہی چکر لگاتا رہا۔

اس تعلق میں سب سے زیادہ خطرناک پارٹ مودودی صاحب نے ادا کیا ہے۔ یہ شخص جو پاکستان کے قیام سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتا تھا۔ اور جس نے قائد اعظم مرحوم کے نہایت دانشمندانہ مشورہ کو "اونہہ" کہہ کر ٹھکرا دیا۔ اور جو ببانگ دہل یہ کہتا تھا کہ اس کو مسلمانوں کے جدا ملک کے حصول کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں۔

وہ شخص کلکتہ کا ٹکٹ خرید رکھنے کے باوجود کراچی میل پر سوار ہو کر پاکستان میں آ گیا۔ اور نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اسلامی نظام کا نعرہ لگانا شروع کر دیا۔ حکومت کے ہر فعل پر نہایت جارحانہ بلکہ گستاخانہ جرح قدح اور اسلام کے نام پر بھولے بھالے اہل علم حضرات اور عوام کو حکومت سے ہمیشہ بدظن رہنے کی ذہنیت پرورش کرنی شروع کر دی۔ اور یہ نہ سوچا کہ جو لوگ ملک کی عنان حکومت ہاتھ میں لے رہے ہیں وہ بھی مسلمان ہیں اور ان کی رہنمائی آہستگی اور محبت سے کرنی بھی اسلام ہی کا اصول ہے۔ جو دستور بن رہا ہے اس کو بننے دیا جائے۔ ملک ایک کروٹ بیٹھ جائے تو آہستہ آہستہ اُس کی خامیاں درست کی جا سکتی ہیں۔

آپ پاکستان کی دستوری تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ یہاں اتنی مدت تک دستور نہ بننے کی ذمہ داری سب سے زیادہ اسی شخص پر عائد ہوتی ہے۔

اب خدا کے فضل سے چونکہ حکومت کی باگ ڈور ایسے ہاتھوں میں چلی گئی ہے جو کارآمد ہونے کے ساتھ ساتھ مضبوط اور مستقل مزاج بھی ہیں اور فرض شناس بھی۔ اس لئے دستور بھی بن گیا ہے۔ اور ان لوگوں کا کھوکھلا پن بھی ظاہر ہو گیا ہے۔ عوام پُر امید ہیں کہ ملک و قوم کی حالت روز بروز بہتر ہوتی چلی جائے گی۔ اور ملک کی اندرونی بیماریاں رفتہ رفتہ دور ہوتی جائیں گی۔ اس لئے یوم پاکستان انشاء اللہ پہلے سے زیادہ جوش و خروش سے منایا جائے گا۔

پاکستان پائندہ باد

وہ زندۂ جاوید ہے جو مر کے جیا ہے

دُنیا کے کناروں کو درخشندہ کیا ہے
جو ہم نے جلایا ہے محبّت کا دِیا ہے
ہم اُٹھے ہیں ایمان کی تجدید کی خاطِر
اللہ نے پھر ہم سے نیا عہد لیا ہے
سرشار ہُوئے جس سے محمدؐ کے صحابہؓ
ہم نے اُسی خمخانہ سے اِک گھونٹ پیا ہے
ہم مُردہ تھے، بے جان تھے، بے روح تھے، ہم ہیں
پھر اس کے مسیحا نے نفس پھُونک دیا ہے
یہ رازِ مسیحائی ہے تو یہ سمجھ لے
وہ زندۂ جاوید ہے جو مر کے جیا ہے

(تنویر)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سالانہ روئداد

کالج کی تعلیمی، تربیتی، علمی اور ادبی مساعی

نوٹ:- مورخہ ۱۴ مارچ کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جلسہ تقسیم اسناد و انعامات کے موقعہ پر کالج کے پرنسپل محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے نے کالج کی مندرجہ ذیل سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

قابل احترام حضرات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آج کے معزز مہمان جناب ڈاکٹر ایم۔ اے ہاشمی وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی لائل پور ملک و قوم کے قابل اور مایۂ ناز فرزند ہیں۔ آپ ایک بلند پایہ ماہر تعلیم و تدریس، سائنسی علوم جدیدہ کے مشہور عالم اور محقق، ممتاز مفکر، مشرق کی مشہور عالم زرعی یونیورسٹی لائل پور کے سربراہ اور ہمارے دیرینہ کرم فرما ہیں۔ ہم ممنون ہیں کہ آپ نے اپنی گوناگوں علمی اور انتظامی معروفیتوں کے باوجود ہماری درخواست کو شرف قبولیت بخشا، اور خطبہ جلسہ تقسیم اسناد ارشاد فرمانے کے لئے تشریف لائے۔ ہم صمیم قلب سے آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں، اور جزاک اللہ احسن الجزاء کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

اس موقعہ پر جبکہ تعلیم الاسلام کالج زندگی کا ایک اور کامیاب سال ختم کرنے کے بعد نئے سال میں قدم رکھ رہا ہے، نہایت ادب سے جامعہ پنجاب کے ارباب حل و عقد کی خدمت میں کچھ ضروری گزارشات عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں ؎

انداز بیاں گرچہ مرا شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

جناب صدر! جامعہ پنجاب اپنے حلقۂ اثر میں علوم و فنون کی توسیع و ترقی کی نگران اور ذمہ دار ہے۔ تعلیم الاسلام کالج بھی اسی جامعہ کا ایک جاندار، فعال اور عظیم ذیلی ادارہ ہے اور براہ راست اس سے ملحق ہے۔ ہر صاحب عقل و فہم کے نزدیک یونیورسٹی اور اس کے ملحقہ کالجوں کی توسیع و ترقی میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ تعلیم الاسلام کالج ملک کے اس پسماندہ اور تعلیمی لحاظ سے بے آب و گیاہ علاقے میں یونیورسٹی کے نمائندے کی حیثیت سے وہ تمام ترذمہ داریاں ادا کر رہا ہے۔ جو قانوناً اور اخلاقاً یونیورسٹی کے فرائض میں داخل ہیں۔ عملاً کالج کی ہر تعمیری کوشش اور کامیابی درحقیقت یونیورسٹی ہی کی کوشش اور کامیابی سمجھی جانی چاہیئے تھی۔ لیکن بدقسمتی سے صورت حال اس سے مختلف ہے۔ ہم سالہا سال سے حیرت اور تعجب کے ساتھ دیکھ رہے ہیں کہ ہماری توسیع و ترقی کی جائز کوششیں اور خواہشات یونیورسٹی کے طاق نسیاں کی زینت بن کر رہ جاتی ہیں۔ ہماری ہر درخواست دانش گاہ پنجاب کے بلند ایوانوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جانے کی عادی ہو چکی ہے۔ یہ امر ہمارے لئے تشویش کا باعث ہے کہ یونیورسٹی اور ملحقہ اداروں کے باہمی فاصلے طویل تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ جامعہ پنجاب ایک الحاقی یونیورسٹی ہے۔ اس کے ملحقہ ادارے بہاول پور سے کشمیر تک پھیلے ہوتے ہیں۔ ملحقہ کالجوں پر اعلیٰ تعلیم کے دروازے بند کر کے یونیورسٹی کے جسد بے جان میں مصنوعی طاقت کے ٹیکے لگانا پسندیدہ ہے نہ درست۔ تعلیم الاسلام کالج ایک عرصے سے امید کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔ کہ بعض سائنسی علوم میں اس میں توسیع منظور ہو تا کہ قوم کے وہ نونہال بے کار اور معلق ہو کر نہ رہ جائیں جن کی بڑھتی ہوئی تعداد کی جامعہ پنجاب کی محدود گنجائش متحمل نہیں ہو سکتی یا جن کی جیبیں لاہور کی سڑکوں اور قہوہ خانوں کا ساتھ نہیں دے سکتیں اور جو اپنے علمی پروگرام کو تعلیم الاسلام کالج جیسے سادہ اور پرسکون ماحول میں تکمیل کرنے کے متمنی ہیں۔ ہم بصد ادب دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ تعلیم الاسلام کالج جو ملک کی عظیم ترین درسگاہوں میں سے ہے، جس کی روایات صالح اور درخشندہ، جس کی قدریں بلند معیار ارفع، جس کے دروازے قوم کے ہر نونہال کے لئے بلاتفریق رنگ و مذہب کھلے ہیں، کیا وجہ ہے کہ اس کے توسیع و ترقی کے جائز اور تعمیری منصوبوں کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے اور ملک کے اس پسماندہ اور غریب علاقہ کے بچوں کو لاہور جا کر قسمت آزمائی کرنے پر مجبور کیا جائے۔ جن کی نہ ان میں طاقت ہے نہ خواہش اس لئے ہم بصد ادب درخواست کرتے ہیں۔ کہ یونیورسٹی اس کالج کش پالیسی کا نئے سرے سے جائزہ لے۔ اور ملحقہ کالجوں بالخصوص مفصل کالجوں کو ان کے جائز حقوق دینے میں عدل و انصاف سے کام لے۔ اب جبکہ جامعہ پنجاب نے فنون کے اعلیٰ امتحانات کے دروازے غیر داخل طلباء پر بھی کھول دیئے ہیں، داخل طلباء کے لئے علوم کے اعلیٰ امتحانات نہ صرف بند رکھنا ایک متضاد اور غیر منصفانہ فعل بن کر رہ جاتا ہے ؎

ترسم کہ بکعبہ نہ رسی اے اعرابی
کیں راہ کہ مے روی بہ ترکستان است

امید رکھتے ہیں کہ ہمارے عالم اور علم دوست اور بالغ نظر وائس چانسلر کی قیادت میں یونیورسٹی کی ایک پامال اور حوصلہ شکن روش پر مستقبل قریب میں نظر ثانی کی جائے گی۔ اور حق دار کو اس کا حق ملے گا۔ ہم سراپا انتظار ہیں کہ وہ خواب جو سالہا سال کی کوشش، محنت، قربانی اور خرچ کے باوجود اب تک شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ اس عرض حال پر جلد تر حقیقت کا جامہ پہن کر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوگا۔ اور اعلیٰ سائنسی علوم میں ہماری توسیع الحاق کی درخواست کو قبولیت کا شرف حاصل ہوگا۔ ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے تمام کی تمام معروف شرائط پوری کر دی ہیں۔ ہماری تجربہ گاہوں کا مزید توسیعی پروگرام تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ موجودہ عبوری دور میں جو آلات نصب کئے جا چکے ہیں۔ وہ یونیورسٹی کے سلیبس اور ضروریات کے مطابق کافی ہیں۔ مزید آلات یورپ سے آ رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز ہماری تجربہ گاہیں عنقریب ممتاز شہرت اور حیثیت حاصل کر لیں گی۔ لائبریری کی کتب کے لئے میسرز بلیک ویلز کے حساب میں اپنے افریقن اور یورپین کرم فرماؤں کے عطایا سے ایک کافی فنڈ قائم کیا جا چکا ہے۔ جو ہماری لائبریری کو ایک حد تک زرمبادلہ کی آئے دن کی ضروریات سے بے نیاز کر دے گا۔ ہمارے سٹاف کے اراکین اب ایک ایک کر کے تحقیقی ڈگریاں لے کر انگلستان سے واپس آنا شروع ہو چکے ہیں۔ ہم سائنسی علوم کے معیار کو گرانا نہیں بلکہ اسے بلند تر کر کے دکھانا چاہتے ہیں۔ ہم بھیک نہیں مانگتے حق مانگ رہے ہیں۔ ہم یونیورسٹی کی ہر جائز شرط کو پورا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ساتھ ساتھ اپنے جائز حق کا مطالبہ کرنے کی بھی جرأت کرتے ہیں۔ جواب تک ہمیں نہیں مل سکا ؎

صد ملک دل بہ نیم نظر می تواں خرید
خوباں درین معاملہ تقصیر می کنند

اس کے بعد سال رواں کی مساعی کا مختصر سا خاکہ پیش خدمت کرتا ہوں۔

نتائج

کالج میں طلباء کی کُل تعداد سات سو کے لگ بھگ ہے۔

انٹرمیڈیٹ XI سنہ ۱۹۶۴ء

گروپ	طلباء	پاس	اوسط فیصد
پری میڈیکل	۴۵	۴۰	۸۸.۸
پری انجینیرنگ	۶۰	۵۶	۹۳.۳
آرٹس	۱۱۶	۱۱۲	۹۶.۵

انٹرمیڈیٹ XII سنہ ۱۹۶۴ء

گروپ	طلباء	پاس	اوسط فیصد
پری میڈیکل	۲۰	۱۶	۸۰
(جبکہ بورڈ کی اوسط ۵۹.۴ تھی)			
انجینیرنگ	۴۲	۳۲	۷۶.۲
(جبکہ بورڈ کی اوسط ۴۸.۳ تھی)			
آرٹس	۹۱	۵۹	۶۴.۸
(جبکہ بورڈ کی اوسط ۴۸.۳ تھی)			

بی۔ اے، بی۔ ایس سی سال دوم

گروپ	کُل طلباء	پاس	اوسط فی صد
بی۔ ایس سی	۱۹	۱۷	۸۹.۴
بی۔ اے	۳۵	۲۵	۷۱.۴

بی اے آنرز (پارٹ تھری) XII

کُل تعداد	پاس	اوسط فی صد
۳	۲	۶۶.۶

ایم۔ اے

کُل تعداد	پاس	اوسط فی صد
۱۱	۱۱	۱۰۰

یہ امر قابل ذکر ہے کہ امسال پہلی مرتبہ ہمارے آٹھ طلباء اور تین طالبات ایم۔ اے عربی کے امتحان میں شامل ہوئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب کے سب اعلیٰ نمبروں سے کامیاب ہوئے۔ ایم اے فائنل کے حصہ امتحان میں ہمارے طالب علم چوہدری محمد صدیق یونیورسٹی میں اول قرار پائے۔ اسی طرح ہمارے تین اور طلباء نے دوسری تیسری اور چوتھی پوزیشن حاصل کی کل گیارہ میں سے سات طلباء اور طالبات نے فرسٹ ڈویژن اور چار نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

آمد و خرچ

گزشتہ سال کا خرچ	۳,۷۵,۲۲۹٫۲۸
آمد از فیس	۹۷,۳۰۹٫۰۱
Maintence Grant	۱۸۰۰۰
D. A	۵۹۵۲
سائنس گرانٹ	۷۵۰۰
برائے تعمیر کالج	۵۰,۰۰۰
کل میزان	۱,۷۸,۷۶۱٫۰۱

بقیہ رقم ۱,۹۶,۴۶۸٫۲۷ روپے کا بار جماعت احمدیہ نے اٹھایا۔ جس کے لئے ہم احسان مند ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

کتب خانہ

سال گزشتہ کے دوران کالج کے کتب خانہ میں ۶۵۷ کتب کا اضافہ ہوا۔ اس طرح کتب کی کل تعداد ۱۰۵۳۳ تک پہنچ گئی۔

محدود ترین وسائل کے باوجود طلباء کی علمی ضروریات کو پورا کرنے اور علمی سہولتیں بہم پہنچانے کے سلسلہ میں یہ ایک گراں قدر کام ہے کتب خانے میں ۱۳ روزانہ اخبارات ۹ ہفت روزہ۔ دو پندرہ روزہ اور ۱۳ ماہوار اور دس سہ ماہی رسائل آتے ہیں۔

دوران سال طلباء اور اساتذہ ۶۰۰۰ کتب سے استفادہ کیا۔

وظائف و مراعات

امسال ۸۶ طلباء کو سالم فیس اور ۱۳۵ طلباء کو نصف فیس معافی کی رعایت دی گئی۔ اسی طرح ۱۳ طلباء کو وظائف انعامی اور ۷ طلباء کو قرض حسنہ دیا گیا۔ ۴۷ طلباء نے یونیورسٹی بورڈ اور انجمن کی طرف سے وظائف حاصل کئے۔ جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد ۵۴ تھی۔ اس طرح کالج کے ۲۹۸ طلباء نے وظائف و مراعات حاصل کیں۔ جبکہ گزشتہ ۱۵۶ طلباء نے یہ رعایت ۲ حاصل کی تھی۔

میرے نزدیک ملک بھر کے کسی اور ادارے میں اتنے طلباء کو اتنی رعایات اور مراعات نہیں دی جاتیں۔ خدا ئے محسن کی توفیق سے ہی ہم ایسا کر پائے ہیں۔ دھوا المستعان

(باقی)

مصائب و مشکلات میں صبر و استقامت

مکرم محمد یوسف صاحب سلیم متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

دنیا میں انسان کو اپنی زندگی میں قدم قدم پر آلام و مصائب۔ امتحان و آزمائش سے دوچار ہونا پڑتا ہے کبھی اسے اپنی پیاری چیزوں سے محرومی اور کبھی عزیز سے عزیز متاع کو ہاتھ سے جاتے دیکھ کر حرمان نصیبی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کہیں مالی مشکلات درپیش ہوتی ہیں اور کہیں گھریلو پریشانیاں اور خانگی الجھنیں دردِ سر کا باعث بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ کہیں دنیا کی اُچا پیاں زمانہ کی چیرہ دستیاں۔ حوادثات کی آندھیاں۔ غم و تفکرات کی گھٹائیں اور رنج والم کے گرداب اور کہیں مایوسی اور قنوطیت کی تاریکیاں اس کے قلب و ذہن کو ملول و پریشان بنا رہی ہوتی ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان اس یاس انگیز دنیا میں اپنے مقاصد کے حصول کے لئے خون پسینہ ایک کرنے کے باوجود ناکام ہو کر "یاس و قنوط" کا پیکر بن کر رہ جاتا ہے

ہجوم مشکلات اور وفور غم و تفکرات میں مختلف افراد میں مختلف قسم کے احساسات اور کیفیات پیدا ہوتی ہیں۔ بعض لوگ اس قدر حواس باختہ ہو جاتے ہیں کہ انہیں سمجھ نہیں آتا کہ ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے کونسا طریق اختیار کریں لیکن ایک مومن بندہ ان حالات میں ہمت ہار بیٹھنے کی بجائے اپنے خالق و مالک آقا کے دامن رحمت میں پناہ ڈھونڈتا ہے۔ ہر امتحان اور آزمائش میں پورا اترنے پریشانیوں اور تکلیفوں سے دامن چھڑانے اور تنگی اور تکلیف میں ثابت قدم رہنے کے لئے ہر آن اپنے مولائے حقیقی کا فضل جب تک شامل حال نہ ہو غم کا بوجھ ہلکا ہو نہیں سکتا اور رحمت باری تعالیٰ کے سہارے کے بغیر دوبارہ کھڑے ہونے کی طاقت و صلاحیت پیدا ہو نہیں سکتی۔ خدا کے صابر و شاکر بندے جب درد کے بعد راحت۔ ناکامی کے بعد کامیابی۔ تنگی کے بعد آسائش اور غم کے بعد خوشی دیکھتے ہیں تو بارگاہ رب العزت میں یہ کہتے ہوئے نذرانہ شکر ادا کرتے ہیں ؎

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

ہمارے سید و مولیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو ہر قسم کی تکلیفیں اور دکھ پہونچے۔ شدائد کا سامنا ہوا مشکلات سے واسطہ پڑا۔ عزیز رشتہ دار ناراض ہو گئے۔ کیا بیگانے اور کیا اپنے سب خون کے پیاسے ہو گئے۔ آپ پر عرصۂ حیات تنگ کیا گیا۔ مخالفین نے آپ کو سخت سے سخت ایذا رسانی اور شدید سے شدید تکلیف دی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت اور کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ حتیٰ کہ آپ کو بے بسی اور بے سروسامانی کی حالت میں ہجرت کرنی پڑی۔ دشمن نے یہاں بھی چین کا سانس نہ لینے دیا۔ مجبوراً آپ کو میدان کارزار میں بھی اترنا پڑا۔ دندان مبارک شہید ہوئے۔ شاہ دوجہاں ہو کر بھی بسا اوقات کھجوروں پر گزر اوقات کی نوبت آئی۔ آپ کی نرینہ اولاد ایک ایک کر کے آپ کے سامنے داغ مفارقت دے گئی۔ لیکن اس کوہ عزم و ہمت اس پیکر صبر و ثبات اور اس مجسمۂ استقامت صلے اللہ علیہ وسلم کو عسر و یسر۔ تنگی اور فراخی۔ رنج اور راحت اور غمی اور خوشی میں بے نظیر اولوالعزمی کمال صبر و استقامت اور عدیم المثال صدق و صفا کا اعلیٰ و اصفیٰ نمونہ ہر محزون و دلگیر۔ متالم و مغموم اور متفکر و رنجور کے لئے مشعل راہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی۔ یا کسی ناخوشگوار واقعہ سے دوچار ہوتے تو آپ اپنے مولائے حقیقی کے حضور اس طرح گویا ہوتے ہیں۔

یا حیّ یا قیوم برحمتک استغیث۔ (ترمذی)

(ابواب الدعا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی غم پہنچتا تو آپ اپنا رُخ آسمان کی طرف اٹھا کر یوں دعا کرتے

سبحان اللہ العظیم

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اللھم رحمتک ارجوا
فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ
عین واصلح شانی کلہ
لا الٰہ الا انت سبحانک

(سنن ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت آتی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اگر مومن کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے۔ اور وہ یہ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حزن و ملال کو راحت و اطمینان میں بدل دیتا ہے۔

اللھم انی عبدک ابن امتک
ناصیتی بیدک ماض فی
حکمک عدل فی قضاءک
اسئلک بکل اسم ھولک
سمیت بہ نفسک وعلمتہ
احداً من خلقک او انزلتہ
فی کتابک او استاثرت بہ
فی علم الغیب عندک
ان تجعل القراٰن ربیع
قلبی ونور صدری وجلاء
حزنی وذھاب ھمی۔

(مسند احمد بن حنبل)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔ مجھ پر تیرا حکم جاری ہے۔ میرے بارے میں . . . . تیرا فیصلہ حق ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے واسطہ سے جو تیرا ہے جس سے تو نے اپنے آپ کو پکارا ہے یا جو تیرے پاس علم غیب میں محفوظ ہے۔ اور یہ دعا اور سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار۔ میرے سینہ کا نور۔ میرے غم کا مداوا۔ اور میرے فکر و پریشانی کا علاج بنا دے۔

لاریب قرآن کریم ہمارے دکھ درد کا مداوا غم و تفکرات کا علاج۔ ہر مقصد و مراد میں کامیابی کی کلید ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اس شعر میں اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا ایک انصاری حضرت

ابوامامہؓ پریشان حال مسجد میں بیٹھے ہیں۔ درآنحالیکہ ابھی نماز کا وقت نہیں ہوا تھا۔ حضورؐ نے اس کی وجہ دریافت فرمائی۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! پریشانیوں اور قرض نے گھیر رکھا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اے ابوامامہؓ! کیا میں تمہیں ایسی دُعا نہ سکھلاؤں جس سے اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانیاں دُور کر دے اور قرض سے نجات بخشے۔ انہوں عرض کیا حضورؐ ایک محزون کو اور کیا چاہیئے۔ چنانچہ حضورؐ نے انہیں یہ دُعا پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

"اللھم انی اعوذبک
من الھم والحزن
واعوذبک من العجز
والکسل واعوذبک
من الجبن والبخل و
اعوذبک من غلبۃ
الدین وقھر الرجال
(ابوداؤد باب فی استعاذہ)

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے حضور مشکلات کے خوف اور مافات کے غم سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے حضور بے سروسامانی اور سامان سے کام نہ لے سکنے یعنی سستی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے حضور بزدلی اور بخل سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے حضور قرض کی زیادتی اور لوگوں کے ہاتھوں ذلیل ہونے سے۔"

وہ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے اس دعا کو وردِ زباں بنالیا۔ اللہ تعالیٰ کے الطاف کریمانہ نے میری یاوری کی۔ پریشانیاں دور ہوگئیں۔ اور قرض بے باق ہوگیا۔

ترمذی ابواب الدعا میں کم و بیش اسی دعا کے آخر میں یہ پُرحکمت اور پُرمعرفت کلماتِ طیبات بھی آئے ہیں۔

"اللھم اکفنی بحلالک
عن حرامک واغنی
بفضلک عمن سواک

کہ اے اللہ تعالیٰ تو بچا مجھے اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے اور بے نیاز کر دے مجھے فضل کے ساتھ اپنے غیر سے۔

دراصل اس دُعا میں تنگی اور آشفتہ حالی اور مبتلائے غم ہونے کے محرکات اور موجبات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ بسا اوقات انسان اپنی کسی گذشتہ غلط کاری کے احساس پر کفِ افسوس ملتا اور حزن و ملال میں گھلتا رہتا ہے۔ یا آئندہ کے کسی متوقع خطرہ کا خوف اُسے ہر گھڑی مشوش خاطر بنائے رکھتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسانی زندگی تذبذب اور تزلزل کا نشانہ بن کر غم و تفکرات کی آماجگاہ بن جاتی ہے۔ یا پھر عجز اور کسل یعنی روزمرہ کے فرائض کے ادا کرنے میں سستی اور آرام طلبی

وغیرہ انسان کے ترقی کے راستوں کو مسدود کر دیتی ہیں۔ بجائے اس کے کہ انسان کو اپنی اس کمزوری کے دور کرنے کا احساس پیدا ہو وہ کبھی تو دنیا اور اہل دنیا کو بُرا بھلا کہنے لگتا ہے اور کبھی قسمت سے گلہ لے کر بیٹھ جاتا ہے۔ انسانی کمالات میں سخاوت اور شجاعت کا مقام نہایت ہی بلند ہے اس لئے جُبن اور بخل یعنی نامردی اور کنجوسی سے پناہ مانگی۔

(باقی)

مجالس اطفال توجہ کریں

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی چاروں امتحان ۲۸ مئی کو منعقد ہو رہے ہیں۔ اطفال کو چاہیے کہ وہ ابھی سے تیاری شروع کریں۔ تا وہ امتحان میں حصہ لے سکیں۔ مجالس کو چاہیئے کہ وہ اطفال کو ابھی سے تیاری شروع کرا دیں اور ہر مجلس حتی الوسع اپنے تمام اطفال کو اس میں شمولیت کی طرف توجہ دلائے۔ اس سلسلہ میں مرتب کامیابی کی راہیں سے استفادہ کریں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ)

الفضل کا خاص نمبر

الفضل کا ایک خاص نمبر "یومِ مسیح موعودؑ" کی مبارک تقریب پر شائع کیا جا رہا ہے۔ جس میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد کی وہ مبسوط تقریر یکجائی صورت میں شائع کی جا رہی ہے جو آپ نے اس دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر فرمائی تھی۔ جو جماعتیں یا احباب یا ایجنٹ حضرات اس خاص نمبر کی زائد کاپیاں خرید کرنا چاہیں وہ دفتر الفضل کو ۲۵ مارچ تک مطلع فرما دیں۔ یہ خاص نمبر ۳۲ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ اور اس کی قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے ہوگی۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

نقشہ وصولی لازمی چندہ جات صدر انجمن احمدیہ

۱۳ مارچ ۱۹۶۵ء تک جو رقوم وصول ہو چکی ہیں ان کا نقشہ نیچے درج ہے۔ تا احباب جماعت یہ اندازہ لگا سکیں کہ کتنی کمی ہے۔ جسے سال ختم ہونے سے پہلے یعنی ۳۰ اپریل تک بہرحال پورا کرنا ہے۔ یہ وصولیاں صرف سال رواں کے بجٹوں کے مقابلہ میں دکھائی گئی ہیں۔ لہٰذا جن جماعتوں کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقائے ہیں۔ انہیں ان بقاؤں کی وصولی کے لئے بھی خاص جدوجہد کرنی چاہیئے۔

جن جماعتوں پر یہ ✕ نشان لگایا گیا ہے۔ ان کے سال رواں کے بجٹ ابھی نہیں ملے اور جن جماعتوں پر یہ ⊗ نشان ہے۔ ان کے بجٹ زیر پڑتال ہیں۔ لہٰذا ان جماعتوں کی مندرجہ ذیل وصولیاں محض اندازہ سمجھنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ج۔ فہرست جماعتہائے جن کا بجٹ پانچ ہزار سے دس ہزار روپیہ تک ہے

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	آنبہ کرم پورہ	۱۰۰	۱۰۰	۲	بشیر آباد اسٹیٹ	۹۶	۱۰۰
۳	رحمٰن آباد	۹۶	۹۸	۴	دار الرحمت وسطی ربوہ	۱۰۰	۷۵
۵	اوکاڑہ	۷۶	۹۶	۶	نوشہرہ چھاؤنی	۸۳	۷۴
۷	دار الرحمت غربی ربوہ	۸۴	۷۱	۸	محمد آباد اسٹیٹ	۷۴	۷۶
۹	بہاول نگر	۷۲	۷۰	۱۰	بھاٹی گیٹ (لاہور)	۶۶	۶۹
۱۱	دار الذکر (لاہور)	۵۹	۶۸	۱۲	رسال پور	۷۰	۴۲
۱۳	دہلی دروازہ (لاہور)	۶۳	۴۴	۱۴	قصور	۷۱	۳۶
۱۵	محمد نگر (لاہور)	۶۲	۴۱	۱۶	جہلم	۶۴	۳۷
۱۷	دار الصدر غربی ب ربوہ	۵۶	۴۰	۱۸	رحیم یار خاں	۴۸	۴۵
۱۹	مصری شاہ (لاہور) ⊗	۵۲	۳۸	۲۰	لجنہ اماء اللہ کراچی	۵۰	۳۴
۲۱	راجگڑھ چوبرجی (لاہور)	۶۳	۲۰	۲۲	کینال پارک (لاہور) ⊗	۶۵	۱۷
۲۳	شیر پور خاص	۵۴	۲۷	۲۴	گوکھڑ غلام رسول	۱۵	۶۳
۲۵	دھرم پورہ لاہور	۵۵	۲۲	۲۶	وزیر آباد	۲۵	۵۲
۲۷	رحمٰن پورہ لاہور	۴۶	۲۶	۲۸	وحدت کالونی لاہور	۵۷	۱۳
۲۹	سرگودھا چھاؤنی	۴۵	۲۳	۳۰	ایبٹ آباد	۴۲	۲۲
۳۱	نرائن گنج	۴۱	۱۷	۳۲	دار الصدر شرقی ربوہ	۳۵	۱۴
۳۳	خانپور منڈی	۲۷	۱۹	۳۴	تیج گاؤں	۲۸	۱۶
۳۵	کوہاٹ	۳۲	۸				

(باقی)

گمشدہ قمیض

میری ایک بالکل نئی قمیض برنگ سفید جو کہ ایک کاغذ میں لپٹی ہوئی تھی غالباً فضل عمر ہسپتال کے مردانہ ویٹنگ روم میں سے گم ہو گئی ہے۔ براہ مہربانی اگر کسی صاحب کو ملے تو ڈاکٹر عبد العزیز صاحب کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں یا مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار۔ محمد اقبال حسین ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نزد شفا میڈیکل ہال مکان نمبر ۱۲/۱۱ غلہ منڈی۔ ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ مینجر

درخواستہائے دعا

میرے خاوند مکرم عبد السمیع صاحب آف کویت فریضہ حج ادا کرنے کے لئے عنقریب روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں انکا حامی و ناصر ہو۔ (خاکسار اہلیہ عبد السمیع صاحب باسط منزل دار الرحمت شرقی ربوہ) ۴۴

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم نصیر الدین صاحب ایم اے P. P. S کا نکاح ملک بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی (شیخ حسین بخش صاحب مرحوم و مغفور صحابی دھرم کوٹ کی پوتی) عزیزہ بشریٰ پروین ایم اے کے ساتھ بعوض چھ ہزار روپیہ حق مہر شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ لاہور نے مورخہ ۳ مارچ ۱۹۶۵ء کو بمقام ۹۰ ٹمپل روڈ لاہور پڑھا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی اور دنیوی لحاظ سے فریقین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(خاکسار شیخ تاج الدین فورٹ روڈ۔ لاہور)

تعمیر فنڈ انصار اللہ کے لئے

چار ہزار روپیہ کی ضرورت

تعمیر فنڈ انصار اللہ کے لئے چار ہزار روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے اس سلسلہ میں سابق صوبہ سرحد کا دورہ کیا۔ ان کے ذریعہ جو چندہ ہوا ہے اس کی تفصیل دعا کی غرض سے شائع کی جا رہی ہے۔ حضرت مولوی صاحب جواں ہمتی سے کام کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی اجر عظیم عطا فرمائے۔

نقد وصول

۱۔ مکرم گروپ کیپٹن شیخ عبد الحی صاحب پشاور صدر ۰۰ — ۱۰۰ روپے
۲۔ " ڈاکٹر نور الحق صاحب " ۰۰ — ۱۰۰ "
۳۔ مجلس انصار اللہ پشاور شہر و صدر ۰۰ — ۱۰۰ "
۴۔ مکرم ڈاکٹر عبد القیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۰۰ — ۱۰۰ "
۵۔ مجلس خدام الاحمدیہ پشاور شہر و صدر ۰۰ — ۱۰۰ "

وعدہ جات

۱۔ مکرم سیٹھی عبد العزیز صاحب پشاور شہر ۰۰ — ۱۰۰ روپے
۲۔ مجلس انصار اللہ نوشہرہ چھاؤنی ۰۰ — ۱۰۰ "
۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ " ۰۰ — ۱۰۰ "
۴۔ مکرم مبارک احمد صاحب لودھی ایس۔ ڈی۔ او نوشہرہ چھاؤنی ۰۰ — ۵۰ "
۵۔ جماعت احمدیہ رسال پور چھاؤنی ۰۰ — ۱۰۰ "

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

۴۵۔ میری بھتیجی عزیزہ سلیمہ مبشر سخت بیمار ہے اور کراچی سول ہسپتال میں داخل ہے۔
(خاکسار حکیم نذیر احمد بھان مربی سلسلہ ضلع نواب شاہ)
احباب ہر دو کے لئے دعا فرماویں۔

وصایا

ضروری نوٹ :- ۱- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

۰- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کریں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۶۳۵:- میں فاطمہ بیگم زوجہ چوہدری محمد افضل صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۸ شمالی ڈاک خانہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودہا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے صرف میرا حق مہر ہے جو مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس لئے میں اپنے حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ۔ کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اگر میری وفات کے بعد کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے اگر کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ فاطمہ بیگم ۴/۲/۶۵ گواہ شد۔ محمد اجمل ولد چوہدری محمد افضل صاحب گواہ شد محمود احمد ولد چوہدری اللہ رکھا صاحب

نوٹ :- میں اپنی بیوی فاطمہ بیگم کے مہر مبلغ ایک ہزار روپے جو میرے ذمہ واجب الادا ہیں ان کے ۱/۵ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد۔ محمد افضل ولد چوہدری شاہ محمد صاحب ساکن ۹۸ شمالی سرگودہا۔ گواہ شد محمد اجمل چک ۹۸ شمالی سرگودہا۔ گواہ شد۔ چوہدری محمود احمد نمبردار۔ ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا۔

مثل نمبر ۱۷۶۳۶:- میں شیخ منیر احمد ولد شیخ بشیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں طالب علم ہوں اور میرے والد صاحب بفضل تعالیٰ زندہ ہیں اس لئے میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے مجھے اس وقت والد صاحب کی طرف سے ۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میں اپنی ماہوار آمدن کا جو بھی ہوگی اور اگر اس کے بعد بھی کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور میں نے ماہ جنوری ۱۹۶۵ء کا چندہ وصیت مبلغ ۵۰/ پیسے ادا کر دیا ہے۔ العبد شیخ منیر احمد ۳۱/۱۲/۶۴ گواہ شد۔ مرزا منور بیگ ۱/۱/۶۵ وصیت نمبر ۱۵۶۸۶۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ۔ گواہ شد۔ محمد عیسےٰ خان وصیت نمبر ۶۳۹۰۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد کوئٹہ ۵/۱/۶۵

مثل نمبر ۱۷۶۳۷:- میں نبی بخش ولد چوہدری دولو۔ قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن چک ۹۶ گ ب ڈاک خانہ چک ۱۰۰ گ ب ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت زمین کی آمد کے علاوہ اور کوئی آمد نہیں ہے میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے ۴ کنال اراضی چک ۹۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور میں ہے اور ایک مکان اسی چک میں ہے۔ ان دونوں کی بازار کی قیمت انداز چار ہزار روپیہ ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بلا جبر و اکراہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور علاوہ ازیں اگر کوئی جائداد پیدا کرلوں تو اس کا بھی حصہ وصیت ۱/۱۰ ادا کروں گا یا کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد نبی بخش۔ گواہ شد۔ بشیر احمد ولد محمد علی قوم جٹ۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب گواہ شد۔ نواب دین ولد بدر الدین قوم ارائیں۔ ۹۶ گ ب - ۶۳ - ۱۱ - ۸ -

مثل نمبر ۱۷۶۳۹:- میں مسماۃ افتخار بیگم زوجہ چوہدری رحمت خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۶۸ ج ب ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ صد روپیہ زیور دو عدد بالی طلائی قیمت یک صد پچاس روپے صرف اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں اور نہ ہی کوئی آمدنی ہے اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمدنی ہوگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لہٰذا میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد علاوہ مذکورہ بالا ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ الامۃ نشان انگوٹھا افتخار بیگم۔ گواہ شد۔ محمد شریف ولد چوہدری رحمت خان صاحب چک ۶۸ ج ب تحصیل و ضلع لائل پور گواہ شد۔ عبد اللہ خان چک ۶۸ ج ب تحصیل و ضلع لائل پور۔

نوٹ :- میں اپنی اہلیہ افتخار بیگم کے حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے کے حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد۔ رحمت خان ولد چوہدری حاکم علی صاحب پریذیڈنٹ چک ۶۸ ج ب ضلع لائل پور۔ گواہ شد محمد شریف خان بقلم خود۔ گواہ شد رشید احمد خان ولد چوہدری سردار خان صاحب

مثل نمبر ۱۷۶۴۰:- میں راشدہ مبارکہ بنت نواب محمد احمد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مجھے میرے والد کی طرف سے تیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ راشدہ مبارکہ۔ گواہ شد محمد احمد خان والد موصیہ ربوہ۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ ربوہ ۱۲/۱/۶۵

مثل نمبر ۱۷۶۴۱:- میں غلام رسول صدیقی ولد غلام سرور صدیقی قوم شیخ صدیقی پیشہ ڈسپنسر عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۸/۶۲ ساکن قائد آباد کالونی ڈاک خانہ رام داس ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد بزرگوار زندہ ہیں میری ماہوار آمد یک صد روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت میرا ترکہ جو بھی ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ سمجھی جائے۔ العبد غلام رسول صدیقی مکان نمبر ۱۵ قائد آباد کالونی بیرون آسیہ گیٹ پشاور شہر۔ گواہ شد چراغ الدین مربی سلسلہ پشاور۔ گواہ شد۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا حال پشاور۔

رپورٹ ! رپورٹ ! رپورٹ !

مارچ کا نصف مہینہ گزر چکا ہے مگر ابھی تک بہت کم مجالس اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ دفتر مرکزیہ میں پہنچی ہیں۔ تمام قائدین و ناظمین اطفال کو چاہیئے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹ مہینہ کی پندرہ تاریخ تک بھجوا دیا کریں۔

جن مجالس اطفال نے ابھی تک رپورٹ نہیں بھجوائی وہ جلد مرکز کو بھجوا دیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

نئے لنگر خانہ کی تعمیر اور ہمارا جماعتی فرض

احباب جماعت کی خاص توجہ کے لئے!

(از مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ ربوہ)

احباب کرام! لنگر خانہ ربوہ کی پہلی عمارت کے اکثر حصہ کے منہدم ہونے کے بعد نئے لنگر خانہ کی عمارت کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کا مسئلہ پہلے سے زیادہ اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ جو ہم سب کی فوری توجہ کا محتاج ہے مرکز میں تشریف لانے والے مہمانوں کو خصوصاً جب کہ ان کے ساتھ خواتین بھی ہوں۔ یہاں قیام پذیر ہونے میں سخت دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے دوسری طرف چندہ کی رفتار اتنی غیر تسلی بخش ہے کہ اس سے مجوزہ عمارت کا ایک حصہ بھی صحیح معنوں میں مکمل نہیں کیا جا سکتا۔

میں ان سطور کے ذریعہ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں مخلصانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مقدس یادگار اور جماعت کے اس اہم ترین ادارہ کی شایان شان تعمیر میں اس جوش و خروش سے حصہ لیں جس کا مثالی نمونہ اور ریکارڈ وہ خدا کے فضل و کرم سے سلسلہ کی دوسری تحریکات میں قائم کر چکے ہیں اور جس پر غیروں نے بھی انہیں بارہا خراج تحسین ادا کیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اگر ہم پوری طرح اپنی ذمہ داری کا احساس کریں اور جماعتوں کے ذمہ دار کارکن اور مخلص عہدیدار اور با اثر اور مخیر احباب اپنے اپنے دائرہ میں مؤثر تحریک فرمائیں تو جماعت کے ہر طبقہ کی عملی نمائندگی سے اس میں کافی رقم جمع ہو سکتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دین اسلام کی اعانت کرنے والوں کے حق میں یہ دعا فرمائی ہے:-

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور خدا کے محبوب مسیح کی اس دعا کا مصداق و مورد بننے کی توفیق بخشے تا وہ ہمیشہ ہر مشکل اور ضرورت کے وقت خود ہی ہماری دستگیری فرمائے۔ آمین،

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

قائدین مجالس کو مرکز سے براہ راست اور قائدین اضلاع و علاقہ کی معرفت اکثر توجہ دلائی گئی ہے کہ مجالس کی ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک سپرد ڈاک ہو جانی چاہیئے۔ تا کہ پندرہ تاریخ سے پہلے مرکز میں پہنچ جائے۔ مگر ابھی بہت سے قائدین ایسے ہیں جو اس طرف پوری توجہ نہیں دے رہے۔ رپورٹ بھجوانے کے لئے ضروری ہے کہ مطبوعہ رپورٹ فارم کی مکمل خانہ پری معین اعداد و شمار کے ساتھ کی جائے اسی طرح رپورٹ فارم پر کرتے وقت اس کا خیال رکھا جائے کہ ان امور کا بھی اندراج ہو جو مہتممین مرکزیہ نے شعبہ جات کی گزشتہ رپورٹس پر اپنے ماہوار تبصرہ میں دریافت کئے ہیں اور جس شعبہ میں آپ کی مجلس کا کوئی کام نہ ہو۔ وہاں یہ لکھا جائے کہ کوئی کام نہیں ہوا۔ رپورٹ صرف ایک کارڈ (خط) پر بھجوا دینا درست نہیں۔ البتہ اگر مطبوعہ فارم آپ کی رپورٹ کے لئے ناکافی ہو تو زائد کاغذ ساتھ لگائے جا سکتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ تمام قائدین ہر ماہ بروقت مکمل رپورٹ بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قومی اسمبلی میں مسلم لیگ نے ۱۰۴ نشستیں جیت لیں

حزب اختلاف کے تمام ممتاز امیدوار الیکشن میں ناکام رہے

لاہور ۲۲ مارچ۔ نئے آئین کے تحت قومی اسمبلی کے دوسرے انتخابات میں پاکستان مسلم لیگ پہلے سے زیادہ طاقتور ہو کر ابھری ہے اور متحدہ حزب مخالف کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ حزب مخالف کے تقریباً تمام رہنما قومی اسمبلی میں متحدہ حزب مخالف کے قائد مسٹر یوسف خٹک متحدہ حزب اختلاف کی رہبر کمیٹی کے صدر نوابزادہ نصر اللہ خاں، کونسل مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل سردار شوکت حیات خان۔ عوامی لیگ کے باقی بلوچ اور نظام اسلام پارٹی کے قائد میاں عبد الباری شکست کھا گئے

تا دم تحریر مسلم لیگ نے صرف پانچ نشستوں پر شکست کھائی ہے۔ جہاں آزاد امیدوار میاں عارف افتخار نے قومی اسمبلی کے رکن اور لاہور کارپوریشن کے وائس چیئرمین چوہدری محمد حسین کو مسٹر حسن اے شیخ (حزب مخالف) نے پاکستان مسلم لیگ کے خزانچی اور ملک کے مشہور صنعت کار مسٹر صدیق داؤد کو، تھرپارکر سانگھڑ کے آزاد امیدوار غلام محمد وسّن نے قومی اسمبلی کے موجودہ رکن پیر غلام رسول شاہ کو اور جھنگ میں آزاد امیدوار غلام محمد شاہ ممبر صوبائی اسمبلی نے اپنے داماد مسٹر ظفر عباس (مسلم لیگ) کو شکست دی ٹھٹھہ کے آزاد امیدوار مسٹر صادق علی نے مسلم لیگی امیدوار محمد یوسف چانڈیو کو ہرا دیا۔ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کامیاب ہونے والوں میں صدر ایوب کے صاحبزادے گوہر ایوب بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے ہزارہ کے حلقے میں اپنے مخالف امیدوار کی ضمانت ضبط کرا دی۔

جیت گئے

علی اصغر شاہ۔ میاں صلاح الدین، چوہدری فضل الٰہی عارف افتخار، اے کے سومار، وحید الزمان، محمود ہارون، گوہر ایوب، فضل القادر چوہدری، عبد اللہ المحمود، سابق وزیر تعلیم حبیب الرحمٰن، وزیر صحت ظہیر الدین لال میاں۔ مسیح الرحمٰن۔

ہار گئے

محمود الحق عثمانی، نوابزادہ نصر اللہ، چوہدری محمد حسین، چوہدری محمد حسین چٹھہ، میر علی احمد تالپور، سردار شوکت حیات، عبد الباقی بلوچ، خواجہ حسن عسکری، صدیق داؤد۔ میاں عبد الباری حمزہ

سپیکر فضل القادر اور مرکزی وزراء وحید الزماں، لال میاں اور عبد اللہ المحمود کامیاب

دو مرکزی پارلیمنٹری سیکرٹری میجر افسر الدین اور اے کے فضل الحق ناکام

ڈھاکہ ۲۲ مارچ۔ قومی اسمبلی کے انتخابات میں مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ کو مغربی پاکستان کے مقابلے میں کم کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لیکن پھر بھی حزب مخالف کے مقابلے میں اس کے زیادہ امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ قومی اسمبلی کے اسپیکر مسٹر فضل القادر چوہدری، وزیر صحت الحاج ظہیر الدین لال میاں وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان اور وزیر صنعت مسٹر عبد اللہ المحمود نے اپنے مخالفین کو شکست دی۔ لیکن دو مرکزی پارلیمنٹری سیکرٹری میجر افسر الدین اور مسٹر اے کے فضل الحق اور صوبائی وزیر مواصلات نواب حسن عسکری اپنے مخالفین کے ہاتھوں شکست کھا گئے۔

مشرقی پاکستان سے قومی اسمبلی کے موجودہ ۱۰۵ ارکان میں سے ۱۲۔ ارکان ناکام ہو گئے ہیں ان کے نام حسب ذیل ہیں:-

مولوی فرید احمد۔ سہراب حسین۔ اے کے فضل الحق، حسن علی، علی احمد امجد، سید قمر الاحسن مولوی عباس علی خان، محبوب الحق، مولانا محمد شاہد، ایم اے یوسف خٹک، مفتی محمود، مفتی محمد شفیع، مولانا غلام غوث ہزاروی، ملک غلام جیلانی، چوہدری ظہور الٰہی۔

سراج الاسلام، سید حسین منصور، مولوی اختر الدین احمد اور شمس الہدیٰ بھی شکست کھا گئے۔

مشرقی پاکستان کی حزب مخالف کے ممتاز رہنما مسٹر یوسف علی چودھری عرف موہن میاں جو مرکزی حکومت میں وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ مسٹر محمود علی جو آج کل متحدہ محاذ سے وابستہ ہیں اور ایک زمانے میں صوبائی وزیر رہ چکے ہیں اور نیشنل عوامی پارٹی کے قائد تھے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۴